# طلاق کے بارے میں چند ضعیف روایات کا تحقیقی جائزہ


## تحقیق: محمد سعید عمران

برائے رابطہ: 0336-1519659, saeedimranx2@gmail.com

مزید تحقیقات ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے: archive.org/details/@saeedimranx2


عوام میں طلاق کے بارے میں چند روایات مشہور ہیں، جو کہ عموماً نبی ﷺ سے صحیح طور پر منسوب سمجھی جاتی ہیں۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ درج ذیل میں ان روایات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

## نمبر 1

محارب بن دثار کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**"اللہ نے طلاق سے بڑھ کر ناپسندیدہ کسی چیز کو حلال نہیں فرمایا"۔**

**(سنن ابو داود رقم 2177، المستدرک للحاکم رقم 2720، سنن الکبریٰ للبیہقی رقم 13775)**

**تحکیم: مرسل**، اس کی سند میں محارب بن دثار تابعی ہیں اور وہ بلا واسطہ نبی ﷺ سے روایت کر رہے ہیں۔

## نمبر2

محارب بن دثار حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

**"اللہ کے ہاں حلال کاموں میں سب سے ناپسندیدہ کام طلاق ہے"۔**

**(سنن ابو داود رقم 2178، سنن ابن ماجہ رقم 2018، سنن الکبریٰ للبیہقی رقم 14894)**

**تحکیم: مرسل**، اگرچہ اس کی سند میں تمام راوی ثقہ ہیں مگر سلف محدثین نے اس روایت کو مرسل کہا ہے جس کے حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں:

امام ابو حاتم رازی(م): محارب نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتا ہے **(علل الحدیث ابن ابی حاتم 117/4ح1297)**۔

امام دار قطنی(م): اس پر مرسل ہونے کا شبہ ہے۔ **(علل الحدیث دار قطنی 225/7)**

## نمبر3

معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

**"اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ کام کوئی نہیں رکھا اور روئے زمین پر سب سے زیادہ ناپسندیدہ کام طلاق سے بڑھ کر کوئی نہیں رکھا۔۔"**

**(سنن دار قطنی رقم 3984)**

**تحکیم: ضعیف**،اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش ہے، محدثین متفق ہیں کہ جب یہ کسی شامی سے روایت کرے تو قابل قبول، جبکہ غیر شامی سے روایت کرے تو نا قابل قبول ہے۔اس روایت میں یہ حمید بن مالک اللخمی سے روایت کر رہا ہے جو کُوفی (عراقی) ہے۔مزید برآں حمید بن مالک اللخمی بذات خود ضعیف ہے۔

## نمبر4:

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

**"شادی کرو اور طلاق مت دو، کیونکہ طلاق دینے سے اللہ کا عرش کانپ اٹھتا ہے"۔**

**تحکیم: موضوع**،اس کی سند میں عمرو بن جمیع ہے جو کہ جمہور کے نزدیک متروک و منکرالحدیث ہے اور ثقہ راویوں کے حوالے سے حدیث وضع کرتا ہے۔

**(اخبار اصبہان 195/1، تاریخ بغداد 79/14، موضوعات الکبریٰ 277/2، الآلی المصنوعہ 179/2، الفوائد المجموعہ 107/1)**

مزید برآں طلاق شرعی طور پر حلال ہے اور اللہ تعالیٰ کسی بھی حلال کام کو ناپسند نہیں کرتا۔ نبی ﷺ نے اپنی زوجہ کو بھی طلاق دی اور رجوع کیا اور نبی ﷺ کی موجودگی میں طلاق کے متعدد واقعات ہوئے مگر نبی ﷺ نے کہیں بھی طلاق کے حوالے سے یہ الفاظ بیان نہیں کئے وگرنہ یہ روایت متعدد صحابہ سے عام ہوتی۔

۔۔۔واللہ اعلم۔۔۔

نوٹ: راویوں کا تفصیلی احوال آگے دیا جا رہا ہے۔

# احوال الرجال

## اسماعیل بن عیاش

روی عن: اسحاق بن عبداللہ بن ابو فروہ المدنی، اسید بن عبدالرحمن، بحیر بن سعد الکلاعی، تمام بن نجیح، تمیم بن عطیہ، ثابت بن عجلان، ثعلبہ بن مسلم، ثور بن یزید الرحبی، حبیب بن صالح الطائی، حجاج بن ارطاۃ، حرام بن عثمان الانصاری، حمید بن ابو سوید، راشد بن داود الصنعانی، رزیق ابو عبداللہ الالہانی، زید بن اسلم، سعید بن یوسف الرحبی، سفیان الثوری، سلیمان بن سلیم الکنانی، سلیمان الاعمش، سہیل بن ابو صالح، شرحبیل بن مسلم، صالح بن کیسان، صفوان بن عمرو السکسکی، ضمرہ بن ربیعہ، ضمضم بن زرعہ الحضرمی، عاصم بن رجاء بن حیوہ الکندی، عباد بن کثیر الثقفی، عبداللہ بن بشر الحبرانی، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن زیاد بن سمعان، عبداللہ بن سلیمان، عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو حسین، عبداللہ بن عبدالرحمن ابن معمر الانصاری، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبد ربہ بن سلیمان بن زیتون، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر الحضرمی، عبدالرحمن بن الحارث بن عیاش بن ابو ربیعہ، عبدالرحمن بن زیاد ابن انعم، عبدالرحمن بن عمرو الاوزاعی، عبدالعزیز بن عبیداللہ بن حمزہ بن صہیب، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج المکی، عبیداللہ بن عبید الکلاعی، عبیداللہ بن عمر العمری، عبیداللہ بن الولید الوصافی، عتبہ بن حمید الضبی، عطاء بن عجلان، عقیل بن مدرک، عمارہ بن غزیہ الانصاری، عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر العمری، عمرو بن قیس السکونی، عمرو بن المہاجر الانصاری، لیث بن ابو سلیم، محمد بن زیاد الالہانی، محمد ابن طلحہ بن مصرف، محمد بن عبدالرحمن بن عرق، محمد بن عبیداللہ العرزمی، محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص اللیثی، محمد بن مہاجر الانصاری، محمد بن الولید الزبیدی، معدان بن حدیر الحضرمی، موسیٰ بن عقبہ، ہشام بن عروہ، ہشام ابن الغاز، ولید بن عباد الازدی، یحییٰ بن سعید الانصاری، یحییٰ بن ابو عمرو الشیبانی، یحییٰ بن یزید الرہاوی، یزید بن ایہم الشامی، یزید بن حجر الشامی، ابو بکر بن عبداللہ بن ابو مریم الغسانی، ابو بکر الہذلی۔

روی عنہ: ابراہیم بن شماس السمرقندی،ابراہیم بن العلاء الزبیدی،ابیض بن الاغر بن الصباح،اسماعیل بن ابراہیم الترجمانی،اسماعیل بن ابراہیم الھذلی،بقیہ بن الولید، جعفر بن حمید الکوفی، حجاج بن محمد الاعور، حسن بن حدان الرازی، حسن بن سوار، حسن بن عرفہ العبدی، حسن بن علی بن مسلم السکونی، حکم بن موسی، حکم بن نافع البھرانی، حیوۃ بن شریح، خطاب بن عثمان الفوزی، داود بن رشید، داود بن عمرو الضبی، ربیع بن نافع الحلبی، زہیر بن عباد الرؤاسی، سعید بن عمرو الحضرمی، سعید بن منصور، سفیان الثوری، سلم بن قتیبہ، سلیمان بن ایوب الحمصی، سلیمان ابن داود الطیالسی، سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی، سلیمان الاعمش، شبابہ بن سوار، شجاع ابن الاشرس، شجاع بن مخلد، شجاع بن الولید، ضمرہ بن ربیعہ، عبد اللہ بن صالح العجلی، عبد اللہ بن عبد الجبار الخبائری، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ، عبد اللہ بن وہب المصری، عبد الاعلی بن مسہر الغسانی، عبد الرحمن بن عبید اللہ الحلبی، عبد الرحمن بن واقد الواقدی، عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، عبد العزیز بن بحر البغدادی، عبد الغفار بن داود الحرانی، عبد الوہاب بن الضحاک العرضی، عبد الوہاب بن نجدہ الحوطی، عبید بن رزین الالہانی، عتبہ بن سعید بن الرخص، عثمان بن محمد بن ابو شیبہ، علی بن حجر السعدی المروزی، علی ابن عیاش الحمصی، عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی، غسان بن الربیع، فرج بن فضالہ، قاسم بن سلام، قاسم بن یحییٰ الہلالی، کثیر بن الولید، لیث بن سعد، مالک بن سلیمان الالہانی الحمصی، محمد بن اسحاق ابن یسار، محمد بن اسماعیل بن عیاش، محمد بن بکار بن الریان، محمد بن حمیر السلیحی، محمد بن سلام البیکندی، محمد بن عبید المحاربی الکوفی، محمد بن عثمان التنوخی، محمد بن عیسی ابن الطباع، محمد بن المبارک الصوری، مروان بن محمد الطاطری، معتمر بن سلیمان، منصور بن ابو مزاحم، موسی بن اعین الجزری، ہارون بن معروف البغدادی، ہشام بن عمار السلمی، ہناد بن السری، ہیثم ابن خارجہ، ولید بن مسلم، یحییٰ بن حسان التنیسی، یحییٰ بن صالح الوحاظی، یحییٰ بن معین، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، یزید بن ہارون ت، یوسف بن عدی۔

## جرح وتعدیل

یہ شام کے بڑے جید عالم ہیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو انہوں نے اپنے پیچھے اپنی مانند کوئی شخص نہیں چھوڑا۔ انہوں نے بطور طالب علم شرحبیل بن مسلم سے استفادہ کیا جو ان کے سب سے جلیل القدر استاد ہیں۔

ابو الیمان کہتے ہیں کہ ان کا گھر میرے پڑوس میں تھا۔ یہ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات یہ تلاوت کرتے ہوئے تلاوت درمیان میں منقطع کردیتے تھے۔

ایک دن میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے جواب دیا میں اس کی حقیقت جاننا چاہتا ہوں تو وہ بولے میں نماز کے دوران قرات کررہا ہوتا پھر مجھے کسی موضوع سے متعلق کوئی حدیث یاد آجاتی ہے جو میں نے سنی ہوئی ہوتی ہے تو میں نماز کو درمیان میں چھوڑ کر جا کر اس حدیث کو نوٹ کرتا ہوں پھر واپس آکر نماز ادا کرتا ہوں۔

یحییٰ وحاظی کہتے ہیں کہ میں نے اسماعیل بن عیاش سے زیادہ بڑے دل کا مالک اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ جب ہم ان کی زرعی زمین پر آتے تھے تو وہ ہمیں میوہ جات اور قیمتی پھل کھلایا کرتے تھے۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے اپنے والد کی طرف سے وراثت میں چار ہزار دینار ملے تھے جو میں نے علم کے حصول میں خرچ کئے۔

عثمان بن صالح سہمی کہتے ہیں کہ حمص کے رہنے والے لوگ حضرت علیؓ کی شان میں تنقیص کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے درمیان اسماعیل بن عیاش آئے تو انہوں نے حضرت علیؓ کے فضائل کے بارے میں ان لوگوں کو بتایا تو وہ اس عمل سے باز آئے۔

داود بن عمرو ضبی کہتے ہیں کہ میں نے اسماعیل بن عیاش کے پاس کبھی کوئی کتاب نہیں دیکھی۔

امام احمد بن حنبل نے ان سے دریافت کیا کہ انہیں کتنی روایات یاد تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا بہت زیادہ۔ پھر دریافت کیا کہ دس ہزار تو انہوں نے جواب دیا دس ہزار اور دس ہزار اور دس ہزار۔

تو امام احمد بن حنبل بولے پھر یہ وکیع کی مانند ہوئے۔

فسوی کہتے ہیں کہ میں نے علماء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ شام کا علم اسماعیل بن عیاش اور ولید کے پاس ہے۔ میں نے ابو الیمان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے وہ دوست جو علم حدیث کی طلب میں انتہائی دلچسپی رکھتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بہت کوشش کی اور مشقت برداشت کی، سفر کیا لیکن ہم جب بھی کسی محدث کے پاس پہنچے تو ہمیں اس سے وہی روایات ملیں جو ہم اسماعیل بن عیاش کے پاس نوٹ کر چکے

تھے۔ کچھ لوگوں نے اسماعیل کے بارے میں کلام کیا ہے حالانکہ یہ ثقہ اور عادل ہیں اور یہ اہل شام کی روایات کے سب سے بڑے عالم ہیں، جن لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے ان میں سے زیادہ تر نے یہی کہا ہے کہ انہوں نے حجاز کے ثقہ راویوں کے حوالے سے غریب روایات نقل کی ہیں۔

ہشیم بن خارجہ کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اسماعیل بن عیاش سے بڑا حافظ الحدیث نہیں دیکھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ ثوری کیا چیز ہے۔

ابو صالح الفراء کہتے ہی کہ میں نے ابو اسحاق فنزاری سے کہا کہ میں مکہ جانا چاہتاہون میرا ارادہ ہے کہ میں حمص سے بھی گزروں گا اور اسماعیل بن عیاش سے بھی احادیث کا سماع کرلوں گا۔ تو ابو اسحاق فنزاری بولے وہ کیسا شخص ہے جسے پتہ ہی نہیں کہ اس کے سر سے کیا نکل رہا ہے۔

محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان بن مہدی کو اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے کبھی کوئی روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا۔

عبداللہ بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اہل شام کی روایات کا اسماعیل بن عیاش سے بڑا اور کوئی عالم نہیں ہے۔ اگر وہ اہل شام کی راویات پر ثابت رہتا تو ٹھیک تھا لیکن اس نے اہل عراق کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں اختلاط کا شکار ہو گیا۔ پھر انہون نے عبدالرحمان کے حوالے سے ہمیں وہ روایت سنائی اور اسکی نقل کردہ روایت کو ایک طرف رکھ دیا تو میرے نزدیک یہ ضعیف ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ جب یہ ثقہ سے روایت کرے تو ثقہ ہے۔

عباس دوری یحییٰ بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں۔

ابن ابوخیثمہ، یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ اہل شام میں سے اس میں کوئی حرج نہیں۔

عباس دوری کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ میں اسماعیل بن عیاش کے پاس گیا تو میں نے جوہری کے گھر کے پاس ایک بالاخانے میں ان کو پایا ان کے ساتھ دو آدمی تھے جو ایک تحریر کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ اس دن اسماعیل بن عیاش نے ان لوگوں کو پانچ سو کے لگ بھگ روایات سنائیں۔

وہ لوگ نیچے موجود تھے اور اس کی تحریر کو لکھتے جارہے تھے اور صبح سے رات تک نقل کرتے رہے، یہ دیکھ کر میں واپس آگیا اور میں نے اس سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔ پھر میں ایک مرتبہ اس کے پاس گیا تو وہ اس وقت املاء کروا رہا تھا تو میں نے اس کے حوالے سے ان روایات کو لکھ لیا۔

مضرس کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے اسماعیل بن عیاش کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے کہ اس نے اہل شام کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں وہ درست ہیں۔ لیکن جب یہ اہل عراق یا اہل مدینہ کے حوالے سے روایات نقل کرتا تو اس میں اختلاط کا شکار ہو جاتا ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اسماعیل، بقیہ، اور فرج بن فضالہ سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

ابن محرز نے علی بن مدینی سے سنا کہ عبدالرحمان بن مہدی نے اس سے حدیث روایت کی پھر موت سے قبل اسے ترک کردیا۔

دحیم کہتے ہیں کہ یہ اہل شام کی روایات میں انتہا ہیں تاہم اہل مدینہ کی روایات میں مختلط ہو جاتے ہیں۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ اگر یہ اپنے شہر کے لوگوں کے حوالے سے روایات نقل کریں تو وہ مستند ہوں گی، لیکن اگر اپنے شہر کے علاوہ دوسروں سے روایات نقل کریں تو وہ محل نظرہ ہوں گی۔

امام ابو زرعہ رازی فرماتے ہیں کہ شام میں اوزاعی، سعید بن عبدالعزیز کے بعد اسماعیل سے زیادا بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں ہے۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں کہ یہ کمزور حیثیت کے مالک ہیں۔ میرے علم کے مطابق صرف ابو اسحاق فزاری نے ان پر تنقید نہیں کی۔

امام نسائی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔

امام ابن حبان فرماتے ہیں کہ اس کی نقل کردہ روایات میں بکثرت غلطیاں پائی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے یہ مستند ہونے کی حد سے باہر نکل گئے ہیں۔

شیخ عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے سامنے یہ روایت پیش کی جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمرؓ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

"حیض والی عورت اور جنبی شخص قران کا کوئی حصہ نہیں پڑھ سکتے"۔

تو میرے والد نے جواب دیا کہ یہ روایت جھوٹی ہے یعنی اس روایت میں اسماعیل نامی راوی کو وہم ہوا ہے ۔میرے والد سے اسماعیل اور بقیہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بقیہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں، ابو اسحاق فنزاری کہتے ہیں کہ بقیہ معروف راویوں کے حوالے سے جو روایات تمہارے سامنے بیان کریں انہیں لکھ لو لیکن جو غیر معروف راویوں کے حوالے سے بیان کریں انہیں مت لکھو۔البتہ اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے تم کوئی بھی روایات نوٹ نہ کرو خواہ اس نے معروف راوی کے حوالے سے اسے نقل کیا ہو یا غیر معروف راوی کے حوالے سے۔

دار قطنی نے کہا کہ مدینہ والوں سے اس کی حدیث ضعیف ہے اور عمرو بن دینار سے اس کا سماع صحیح نہیں ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا اپنے شہر والوں کی روایت میں صدوق اور دوسرے علاقے والوں کی روایت میں مخلط راوی ہے۔

مصادر ترجمہ

تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 36/2،تاریخ دارمی، سؤالات ابن محرز 80/1ح238، 193/2ح641، سؤالات ابن ابی شیبہ ص165ح233، علل احمد 9/3ح3909 ،تاریخ الکبیر 369/1ح1169،المعرفہ والتاریخ 46/3،سؤالات الآجری 233/2ح1697، 240/2ح1722،252/2ح1754، ضعفاء النسائی ص151ح34، ضعفاء العقیلی 88/1ح102،الجرح والتعدیل 191/2ح650،المجروحین 131/1ح43،الکامل ابن عدی 471/1ح127، ثقات ابن شاہین ص 27 ح9، سنن دار قطنی 30/3، 118/4، 230/4، علل دار قطنی 14/7، 136/6،سؤالات السجزی ص217ح279،تاریخ بغداد 186/7ح3229،تاریخ دمشق 35/9ح756، تہذیب الکمال 163/3ح472،الاغتباط ص56ح11، ص10ح9،الکاشف 248/1ح400،تذکرۃ الحفاظ 253/1، میزان الاعتدال 400/1ح924(اردو 326/1ح924)،دیوان الضعفاء ص 36ح431، المغنی 128/1ح697، سیر اعلام النبلاء 312/7، تذہیب

التنذیب1/376ح474،الوافی بالوفیات 110/9ح1750، مجمع الزوائد212/2، تہذیب التنذیب1/301ح585، تقریب التنذیب1/184ح544(اردو1/78ح473)، کواکب النیرات ص98۔

## حمید بن مالک اللخمی الکوفی

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ضعیف ہے،اس سے اسماعیل بن عیاش کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی(تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری4/429،ضعفاء العقیلی1/267ح329)۔

ابو زرعہ رازی اور ابو حاتم رازی نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے(الجرح والتعدیل 3/228ح1003)۔

ابن عدی نے کہا کہ اس سے ابن عیاش کے علاوہ بھی لوگوں نے روایت کی ہے، یہ جو احادیث روایت کرتا ہے وہ منکر ہوتی ہیں(الکامل ابن عدی3/86ح443)۔

## عمرو بن جمیع

یحییٰ بن معین نے کہا کہ خبیث کذاب ہے ، حلوان کا قاضی تھا ۔(تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری2/440،ضعفاء العقیلی3/264ح1271)

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے(الجرح والتعدیل6/224ح1245)

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ حلوان کا قاضی تھا(المعرفہ والتاریخ3/39)۔

نسائی نے کہا کہ متروک ہے(ضعفاء ص219ح446)

ابن حبان نے کہا کہ ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع احادیث بیان کرتا ہے، مشاہیر کے حوالے سے منکر روایات بیان کرتا ہے، اس کی حدیث لکھنا حلال نہیں **(المجروحین 2/43 ح 622)**

ابن عدی نے کہا کہ اس کی روایات محفوظ نہیں، منکر روایات کرتا ہے، اور اس پر حدیث گھڑنے کی تہمت ہے **(الکامل ابن عدی 6/196 ح 1279)**

دار قطنی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے **(ضعفاء ص 303 ح 387)**

ابو نعیم نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے **(ضعفاء ص 119 ح 168)**